احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 5 ستمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L. 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 5 ستمبر 2003ء، 7 رجب 1424 ہجری - 5 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 201

آخری لباس

حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس باب الاکسیہ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

مئی 1893ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود کا عبداللہ آتھم سے امرتسر میں تاریخی مباحثہ ہوا۔ جو امرتسر کے عیسائی مشن اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں جنگ مقدس کے نام سے موسوم ہے۔ مجھے اس جگہ اس مباحثہ کے حالات اور واقعات کو بیان نہیں کرنا ہے۔ بلکہ صرف ایک واقعہ کا ذکر آپ کی سادگی اور بے تکلفی کے متعلق کرنا ہے۔ مباحثہ کے شروع میں آپ ہال بازار میں مطبع ریاض ہند کے متصل ایک مکان میں قیام فرما تھے۔ ایک حصے میں حضور خود رہتے تھے۔ اور دوسرے حصہ میں مہمانوں کا قیام تھا۔ خاکسار عرفانی جب تک امرتسر میں رہا۔ اسی مکان میں رہا۔ اور وہیں سے الحکم کا اجراء ہوا۔ ایک روز جب آپ مباحثہ کر کے واپس آئے۔ تو دوسرے دن کا پرچہ لکھوانے کے لئے آپ کو کاغذات مباحثہ کو پڑھنا اور جواب کے لئے کچھ یادداشتیں لکھنا تھا۔ مولوی اللہ دین صاحب امرتسری بائبل سے بعض حوالہ جات جو حضرت مسیح موعود کے مضمون کے لحاظ سے ضروری تھے۔ نشان لگانے پر مامور تھے۔ اور خاکسار عرفانی بھی اس کام میں ان کو مدد دیتا تھا۔ ہم دونوں ان حوالجات کی فہرست تیار کر کے حضرت کے پاس لے کر گئے۔ گھر میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں حضرت اقدس علیحدہ بیٹھ سکتے۔ مردانہ مکان مہمانوں سے ایسا بھرا ہوا تھا۔ کہ بہت تکلیف تھی۔ چنانچہ بہت جلد اس مکان کو چھوڑ کر میر محمود صاحب رئیس امرتسر کی تحریک پر ان کے ایک بہت بڑے مکان میں جو کٹڑہ اہلو والیاں میں واقع ہے۔ چلے گئے تھے۔ غرض اس مکان میں جگہ نہ تھی۔ موسم خطرناک گرم تھا۔ حضرت اقدس اس موقعہ پر کوٹھے پر دیوار کے سایہ میں ایک معمولی چٹائی بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور کاغذات کو پڑھ رہے تھے۔ اس چٹائی پر کوئی دری کوئی تکیہ کچھ بھی نہ تھا۔ اور وہ اتنی بڑی بھی نہ تھی کہ اس پر اگر آپ لیٹنا چاہتے تو لیٹ سکتے۔ اسی طرح جب اس مکان سے اٹھ کر خان محمد شاہ والے مکان میں چلے گئے۔ تو آپ کو اسہال کی شکایت تھی۔ آخری دن تو بہت ہی زیادہ اسہال آئے تھے۔ اسی مقصد کے لئے مجھے اور میاں الہ دین صاحب کو اسی مکان میں اندر جانا پڑا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور وہ اتنی چوڑی تھی۔ کہ آپ کا نیچے کا جسم گھٹنوں تک زمین پر تھا۔ مگر آپ نہایت بے تکلفی اور سادگی سے اس پر لیٹے ہوئے اٹھ بیٹھے۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہ ان واقعات کو دیکھ کر میرے اور میاں الہ دین صاحب کے دل پر کیا گزرا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ میاں الہ دین صاحب نے کہا تھا۔ کہ یہاں کوئی دری بچھا دی جاوے۔ تو فرمایا۔ ''نہیں میں سونے کی غرض سے تو نہیں لیٹا تھا۔ کام میں آرام سے حرج ہوتا ہے۔ اور یہ آرام کے دن نہیں ہیں۔''

(سیرۃ مسیح موعود ص 329)

یوم تحریک جدید

مورخہ 3۔ اکتوبر 2003ء

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تکمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 3۔ اکتوبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 3۔ اکتوبر کو ''یوم تحریک جدید'' نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2001ء

③

اپریل		دنیا کے 67 ممالک میں 1632 مربیان و معلمین خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ 84 ممالک میں مشن ہاؤسز کی تعداد 740 تھی۔
یکم تا 8	مئی	تنزانیہ میں نومبایعین کی نیشنل تربیتی کلاس۔
4 تا 6	مئی	جاپان کا 21 واں جلسہ سالانہ۔
9	مئی	قدیم خادم سلسلہ اور مربی افریقہ، امریکہ اور یورپ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی 90 برس کی عمر میں امریکہ میں وفات۔ انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔
12	مئی	چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی بیت الذکر کی محراب کو مسمار کر دیا گیا۔
17	مئی	صدر قضاء بورڈ اور دیگر جماعتی خدمات سرانجام دینے والے چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ کی وفات بعمر 68 سال
18	مئی	بینن کے احمدی بادشاہ کے محل میں پہلے احمدیہ میڈیکل کیمپ کا انعقاد
20 مئی تا 3	جون	خدام الاحمدیہ کی 45 ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ 46 اضلاع کی 274 مجالس کے 737 طلبہ کی شرکت۔
25 تا 27	مئی	بیلجیئم کا 9 واں جلسہ سالانہ۔
25 تا 27	مئی	جرمنی کی 20 ویں مجلس شوریٰ
25 تا 27	مئی	خدام الاحمدیہ فرانس کا 14 واں سالانہ اجتماع۔
7 تا 9	جون	انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ۔ حاضری 10320
8	جون	آئیوری کوسٹ میں بوآ کے مقام پر بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
15	جون	سو بیوت الذکر سکیم کے تحت گنی بساؤ میں تیسری بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
16	جون	آل غانا احمدیہ سٹوڈنٹس کانفرنس ہوئی۔ 700 طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔
17	جون	بورکینا فاسو میں کاری کے مقام پر بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
17	جون	جماعت نائیجیریا نے فری میڈیکل کیمپ لگایا۔ 1700 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔
21	جون	انجمن تاجران ربوہ کا پہلا اجلاس عام ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔
22	جون	انڈونیشیا میں پاپو حسن صاحب جماعت سمی ایلن کو شہید کر دیا گیا۔ بعمر 65 سال
22 تا 24	جون	جلسہ سالانہ امریکہ حاضری 4 ہزار
23	جون	وولٹا ریجن غانا میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔
6	جولائی	غانا میں پیلگا کے مقام پر بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
6 تا 8	جولائی	کینیڈا کا 25 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 9 ہزار۔ جلسہ ایم ٹی اے پر Live نشر کیا گیا۔
7 تا 28	جولائی	جرمنی میں 3 ہفتوں کے لئے حافظ کلاس کا انعقاد ہوا۔ 18 طلبہ نے استفادہ کیا۔
13 تا 15	جولائی	واقفین نو پاکستان کا پہلا سالانہ اجتماع۔ نویں، دسویں کلاس کے 324 بچوں نے شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ فرانس کا

17واں سالانہ اجتماع

تمثیلہ اعجاز صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے لجنہ اماء اللہ فرانس کا سالانہ اجتماع مورخہ 12، 13 جولائی 2003ء بیت الذکر "سینٹ پری" میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری صدر لجنہ فرانس کی زیر نگرانی تقریباً دو ماہ قبل شروع کی گئی۔ اجتماع میں "پیرس" کے علاوہ حلقہ "لیل و لنسیان"، حلقہ ایپرنے، حلقہ سٹراسبرگ، حلقہ رواسی اور میری اور حلقہ پواسی کی ممبرات لجنہ نے شرکت کی اور مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ علاوہ ازیں اجتماع کے دوسرے روز نو احمدی ممبرات جو فلپائن سے تعلق رکھتی ہیں بھی حاضر ہوئیں اور ان کے لئے انگریزی زبان میں ترجمہ کا اہتمام کیا گیا۔

محترم اشفاق ربانی صاحب امیر صاحب فرانس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

دوران اجتماع لجنہ کے لئے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام رکھا گیا۔

علمی مقابلہ جات: حفظ قرآن، حسن قراءت، نظم، بیت بازی، تقاریر اردو، فرانسیسی زبان میں مقابلہ جات ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات: مقابلہ دوڑ، میوزیکل چیئرز، پارسل گیم اور اشیاء سے بھری ٹوکری اٹھا کر درست وزن کا اندازہ کرنا شامل تھا۔

مجلس سوال و جواب: سیکرٹری شعبہ دعوت الی اللہ محترمہ مسز رقیہ صلاح الدین صاحبہ کی زیر صدارت مجلس سوال و جواب ہوئی۔ سوالات کے ٹھوس دلائل کے ساتھ نہایت تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

سالانہ کارکردگی کی رپورٹ اور مختلف شعبہ جات: اختتامی اجلاس کے دوران سالانہ رپورٹ پیش ہونے کے بعد مختلف سیکرٹریان نے اپنے اپنے شعبہ کے متعلق رپورٹس پیش کیں۔

اسٹالز: اجتماع کے دوران اشیاء خورونوش کے متفرق اسٹالز لگائے گئے جن کے لئے ممبرات نے نہایت شوق اور محنت سے کھانے پینے کی بہت عمدہ ورائٹی پیش کی اور سٹالز کی رونق کو دوبالا کیا۔ اسی طرح کتابوں کا علیحدہ سٹال لگایا گیا اور یہ سٹال سب کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

بہترین لجنہ: دوران سال بہترین کارکردگی پر سیکرٹری شعبہ ایم ٹی اے سیکشن محترمہ مسز منصورہ مالک امسال کی بہترین لجنہ قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ مزید خدمت کی توفیق عطا کرے۔

تقریب تقسیم انعامات: علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو اور مختلف شعبہ جات کی سیکرٹریان کو، نمایاں تعاون کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم کئے گئے اس کے علاوہ اجتماع میں شامل بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان میں چاکلیٹ تقسیم کی گئیں۔

دوران اجتماع محترمہ نسیم دلانوا صاحبہ صدر لجنہ فرانس نے بھی خطاب کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 راگست 2003ء)

بھائی حاجی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا لوگوں میں اعزاز بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی مٹا کر آئے گا۔ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا۔ کسی ریل کے اسٹیشن پر کوئی اندھی بڑھیا گاڑی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے پاس کوئی کپڑا بھی نہ تھا سوائے ایک چادر کے جو اس نے پاس رکھی ہوئی تھی۔ تاکہ جب گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تیز ہوا کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو اوڑھ لے۔ اس نے وہ چادر پاس رکھی ہوئی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ اسے ٹٹول لیتی تھی۔ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا اور اس نے سوچا کہ یہ تو اندھی ہے اور پھر اندھیرا بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے اگر میں یہ چادر اٹھا لوں تو نہ اس کو پتہ لگے گا اور نہ پاس کے لوگوں کو پتہ لگے گا۔ اس پر اس نے چپکے سے وہ چادر کھسکا لی۔ بڑھیا چونکہ بار بار اسے ٹٹولتی تھی اسے پتہ لگ گیا کہ کسی نے چادر اٹھا لی ہے۔ اس نے جھٹ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اے بھائی حاجی میری چدر دے دو۔ میں اندھی غریب ہوں۔ اور میرے پاس اور کوئی کپڑا نہیں۔ وہ شخص فوراً واپس مڑا اور اس نے چادر تو آہستہ سے اس کے ہاتھ میں پکڑا دی مگر کہنے لگا۔ مائی یہ تو بتاؤ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ میں حاجی ہوں۔ وہ بڑھیا کہنے لگی۔ بیٹا! ایسے کام سوائے حاجیوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ میں اندھی کمزور اور غریب ہوں۔ سردی کا موسم ہے اور میں بالکل اکیلی ہوں۔ ایسی حالت میں میرا ایک ہی کپڑا چرانے کی کوئی عادی چور بھی جرأت نہیں کر سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 35)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دنیا کی چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر زبان دانی کی قیود کو قربان کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بلند پایہ شاعری اور پرشوکت مضامین

”کلام طاہر“ کی نظرثانی کے دوران حضور کے ارشادات اور رہنمائی

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

۔قسط سوم

اس نظم کا آخری شعر ہے۔

ہیں سب نام خدا کے سندر۔ واہے گرو۔ اللہ اکبر
سب فانی۔اک وہی ہے باقی۔آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

خاکسار کی پہنچ محض لغت تک تھی۔لغت دیکھ کر تجویز کر دیا کہ ایشر کی جگہ ایشور ہو تو وزن نہیں ٹوٹتا۔ حضور پرنور کی لفظوں پر تحقیقات کے دائروں کا اندازہ لگایئے۔آپ نے تحریر فرمایا۔

”اول تو یہ درست نہیں کہ ایشور سے وزن نہیں ٹوٹتا۔ دوسرے جہاں تک ایشر کا تعلق ہے بات یہ ہے کہ قادیان میں ہندی دان احمدی سکالرز سے میں نے چیک کروالیا تھا اور ان سب نے اس پر صاد کیا۔ لغوی لحاظ سے اس کا اصل ایش ہے۔ جسے ایس بھی پڑھا جاتا ہے۔ دونوں متبادل ہیں۔ ہندی اردو لغت میں ان دونوں کا مطلب مالک' خدا' حاکم' بادشاہ' خداوند تعالیٰ دیا گیا ہے۔ یہ لفظ 'ور' یا محض 'ر' کے اضافہ کے کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ اردو لغت جامع اللغات میں لکھا ہے کہ 'ایسر' دراصل وہ شہر ہے جہاں سب سے بڑے دیوتا یعنی خدا کی عبادت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ مضمون کھول کر جامع اللغات ایسر' ایشر اور ایشور تینوں لفظ متبادل کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جن کا مطلب بڑا دیوتا' خدا یا مالک یا خدا تعالیٰ ہے۔ اسی طرح ایسر میں ایشر لکھ کر آگے خدا' ایشور' اللہ معانی دے ہوئے ہیں۔ گویا ایشور کا دوسرا تلفظ ایسر اور ایشر ہے اس لئے کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ایشر ہی ٹھیک ہے“۔ (مکتوب 22-10-93 صفحہ 8)

چند دن کے بعد آپ کا ایک مکتوب موصول ہوا۔

”میرا گزشتہ خط آپ کو مل چکا ہوگا' ایشر' کے لفظ پر۔ اس پر میں آپ کی تجویز کی روشنی میں تبصرہ تو کر چکا ہوں۔ لیکن اس کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی دو نظموں بعنوان 'شان اسلام' میں کوئی 6 دفعہ اور ہندوؤں سے خطاب میں 5 مرتبہ لفظ ایشر استعمال فرمایا ہے۔ اس شہادت سے تو مزا ہی آ گیا ہے۔ اس کے بعد تو کسی اور سند کی ضرورت ہی نہیں آپ نے درثمین کی اتنی عمدہ کتابت کروائی ہے لیکن آپ نے بھی اسے نوٹ نہیں کیا۔

(مکتوب 1-11-93)

الفضل 7 مئی 1992ء کے شمارہ میں صفحہ اول پر میری ایک پرانی نظم بی بی کے وصال پر چسپاں ہونے والے کچھ نئے اشعار اضافہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے اس پر بھی میں نے نظر ثانی کی ہے۔اور اس کے علاوہ آخر پر بعض مزید اشعار کا اضافہ کیا ہے وہ بھی شامل کرلیں۔

تم جن کا وسیلہ تھیں وہ روتی ہیں کہ تم نے
دم توڑ کے توڑے ہیں ہزاروں کے سہارے
وہ آخری ایام۔ وہ بہتے ہوئے خاموش
حرفوں کے بدن۔ اشکوں کے دھاروں کے سہارے
بھیگی ہوئی بجھتی ہوئی ۔ ٹوٹی ہوئی آواز
اظہار تمنا وہ اشاروں کے سہارے
وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دم رخصت
میں نے نہیں جینا نگہداروں کے سہارے
وہ جن کو نہ راس آئیں طبیبوں کے دلاسے
شاید کہ بہل جائیں۔نگاروں کے سہارے
آ بیٹھ مرے پاس مرا دست تہی تھام
مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آخری دو اشعار کی طرف توجہ دلا دی کہ ان کے درمیان کچھ کمی سی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے بھی لگ رہا تھا۔ بہر حال آپ نے بہت اچھا کیا جو توجہ دلائی۔شروع میں ان سے میں مخاطب ہوں مگر آخر پر وہ مجھ سے مخاطب ہیں۔ اس لئے مضمون کو مزید کھولنے کے لئے میں نے چند نئے شعروں کا اضافہ کر دیا ہے۔ امید ہے اب اس سے بات واضح ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔“

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 28-29)

☆☆☆☆

ایم ٹی اے کی نشریات کے بالکل آغاز میں 14/ جنوری 1994ء کو ملاقات پروگرام میں حضور ایدہ الودود نے فرمایا کہ امۃ الباری ناصر یہ پروگرام سن رہی ہوں تو یہ رباعی بھی کلام طاہر میں شامل کرلیں۔

بذل حق محمود سے میری کہانی کھو گئی
بذل حق سے روٹھ کر وہ واصل حق ہو گئی
نذر راوی کی تھی میں نے کتنے ارمانوں کے ساتھ
ناؤ لیکن کاغذی تھی غرق راوی ہو گئی

اعراب اور تلفظ کی غلطیوں کے بارہ میں راہنمائی

اعراب کی غلطیاں بھی آپ نے سمجھا سمجھا کر لغات کے حوالے سے بتائیں۔ صرف چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

☆......”لفظ مِناروں نہیں' مَناروں ہے۔ مینار درست ہے جب 'ی' کے ساتھ آئے اور جب 'ی' کے بغیر ہو تو مَنار ہوتا ہے۔“

☆......”تحتَ الثریٰ“ درست نہیں۔ یہ لفظ ”تحتُ الثریٰ“ ہے۔ فیروز اللغات میں بھی اسے ”تحتُ الثریٰ“ ہی لکھا ہے۔

☆......”لفظ 'گرَفتار' نہیں اگرچہ عموماً بولا اسی طرح جاتا ہے۔ لغت کی کتابیں چیک کی ہیں۔ اس کا صحیح تلفظ 'گرِفتار' ہے۔“

☆......”جاء الحقُ و زھق الباطلُ“۔ اردو میں تو زھق الباطلْ“ ٹھیک ہے۔ لیکن آیت کریمہ میں اس پر پیش موجود ہے۔ تاہم عربی میں جس لفظ پر بھی قاری ٹھہرتا ہے وہ اس کی آخری حرکت کو نہیں پڑھتا' لیکن حرکت اسی طرح لکھی جاتی ہے۔ صرف وقف کی وجہ سے پڑھنے میں نہیں آتی۔ اس لئے پیش ضرور ڈالیں۔ لیکن نیچے نوٹ دے دیں کہ شعر میں چونکہ یہاں وقف کرنا ہے۔ اس لئے حرکت نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ باطلُ کی بجائے باطل پڑھا جائے گا۔“

☆......”آپ نے مسودہ میں اُویس کے نیچے تصحیح کرتے ہوئے الف کی زبر کے ساتھ اسے اَویس لکھا ہے۔ یہ لفظ اُویس ہے' الف کی پیش کے ساتھ۔ اسے اَویس لکھنا یا پڑھنا غلط ہے۔ عربی لغت کی کتابوں لسان العرب' القاموس' المحیط اور المنجد وغیرہ میں اُویس ہی لکھا ہے۔“

☆......”مسودہ میں جاں لکھا ہے۔ یہ جاں نہیں بلکہ نون کے ساتھ جان ہے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آپ کو گہری نظر رکھنی پڑے گی اور جہاں جہاں میں نے اعراب کو واضح کیا ہے۔ وہاں آئندہ مسودہ واضح کر کے لگوائیں۔ ان میں سے کوئی حرکت زیر زبر چھوٹنے نہ پائے۔ سب اعراب اس مقصد سے لگائے جانے چاہئیں کہ آج کل کے اردو پڑھنے والے بھی عربی کی طرح اعراب کے محتاج ہو چکے ہیں۔ خصوصاً پاکستان سے باہر پیدا ہونے والے تو اس کے بہت محتاج ہیں۔“

☆......”لفظ خاتم کے معنی ”ختم کرنے والا“ درست نہیں۔ ت کی زبر کے ساتھ اس کے معنی انگوٹھی اور مہر کے ہوتے ہیں۔ اور مراد سب سے اعلیٰ' سب سے افضل۔ جس پر مقام ختم ہو جائے اور ہر قسم کے فیوض کا اجراء جس کی ذات سے وابستہ ہو جائے۔ یہ معنی ہیں جو کھول کر بیان کرنے چاہئیں۔“

(مکتوب 15-5-93 صفحہ 19)

☆☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی (Glossary) کی تیاری

متن کے بعد دوسرا مرحلہ مشکل الفاظ کے معانی اور تلفظ کو واضح کرنا تھا۔ ابتدائی طور پر جو گلاسری (Glossary) خاکسار نے بنا کر بھیجی اس کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا تھا:

”جہاں تک حاشیہ میں الفاظ معانی دینے کا تعلق ہے یہ بہت اچھا خیال ہے اور ضرورت بھی ہے۔ لیکن ان کا انتخاب ہر قسم کے پڑھنے والوں کی ذہنی اور علمی سطح کا خیال رکھتے ہوئے کرنا چاہئے۔ بعض تو بہت ہی عام فہم الفاظ کے معنی آپ نے دیئے ہوئے ہیں۔ لیکن بعض ایسے الفاظ جو روزمرہ مستعمل نہیں اور بعض اوقات اچھے بھلے پڑھے لکھے شخص کے ذہن میں بھی مستحضر نہیں ہوتے ان کے معانی نہیں دیئے گئے۔ اس لحاظ سے انتخاب کو Balance بنانے کی ضرورت ہے۔ اردو میں تلفظ دینے کی بجائے انگریزی میں تلفظ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اردو میں جس طرح تلفظ دیئے گئے ہیں ان سے

پڑھنے والوں کو الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً منت کو من نت' آئینہ خانے کو آئی نا خانے' متیٰ نصر اللہ کو متانص رُلّ لاہ' ٹیلہ کوئی لہ' نیر ہدیٰ کوئی پی رے ۂ دا وغیرہ وغیرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں بڑی محنت کی گئی ہے۔ لیکن پڑھنے والوں کو اس سے الجھن بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ساتھ انگریزی میں بھی تلفظ دیں اور اردو میں ساتھ یہ نوٹ دے دینا چاہئے کہ یہ لفظ ایک ہی ہے صرف پڑھتے ہوئے صوتی لحاظ سے اس کی آواز جس طرح بنی چاہئے اس کی وضاحت کے لئے اس طرح لکھا گیا ہے۔"

(مکتوب 93-5-15 صفحہ 18)

خاکسار نے ان ہدایات کے مطابق الفاظ معنی کو Balance کیا۔ انگریزی تلفظ اور معانی دیئے اور آپ کی خدمت اقدس میں روانہ کئے۔ آپ نے ایک ایک لفظ کا جائزہ لیا۔ آپ کے ساتھ ایک ٹیم کام کرتی تھی۔ جو اصلاحوں کو نوٹ کر کے کمپوز کر کے مجھے بھجوا دیتی۔ الفاظ معنی کی درستی کے بعد کمپوزنگ کا مسئلہ تھا اور کمپوزنگ سے بڑھ کر پروف ریڈنگ کا جس میں آخر تک کچھ نہ کچھ خامیاں رہیں۔

جولائی 1995ء میں جلسہ سالانہ پر کتاب بھیجنے کے جنون نے دن رات کام پر لگائے رکھا۔ صفحے کے ڈیزائن اور سائز تک کی منظوری حضور سے لی۔ طباعت کے کام میں سر دینے والے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ قدم قدم پر کیسی کیسی دشواریاں راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور پھر کراچی کے مخصوص حالات میں ایسی جگہوں پر صبر آزما دیر لگتی رہی جو پہلے سوچا بھی نہیں تھا۔ مولا کریم کے فضل و احسان سے 19 جولائی 1995ء کو کتاب چھپ کر آ گئی۔ اور جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ الودود کی خدمت میں ہماری صدر سلیمہ میر' قائم مقام صدر امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ نے پیش کی حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔

اس کام میں محترم سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ کی سرپرستی حاصل رہی۔ برکت ناصر صاحبہ نے کلام جمع کرنے میں مدد دی۔ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے کلام اور گلاسری (Glossary) دونوں کی نظر ثانی کی۔ محترم عبید اللہ علیم صاحب نے قیمتی مشوروں سے نوازا اور طباعت میں شیخ داؤد احمد صاحب نے محنت کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

پیارے حضور نے آپا سلیمہ صاحبہ کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:

"آپ کی سرپرستی میں "کلام طاہر" پر جو کام ہوا ہے وہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔ ماشاء اللہ بہت خوبصورت پیشکش ہے۔ جن کے نام آپ نے لکھے ہیں ان سب کا شکریہ اور میری طرف سے انہیں محبت بھرا سلام' اللہ تعالیٰ ان کے اموال نفوس اور اخلاص میں برکت دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔"

خاکسار کے نام آقا نے تحریر فرمایا:۔

"کلام طاہر کی خوبصورت دیدہ زیب طباعت پر بے حد شکریہ۔ آپ نے اس پر بہت محنت کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ آپ سب کو علمی' ادبی' تعلیمی' تربیتی اور (دینی) خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے اور سب بچوں کی طرف سے آنکھوں کی راحت عطا فرمائے۔ سب کو بہت بہت محبت بھرا سلام"۔

روزنامہ الفضل نے تبصرہ لکھا:

الحمد یہ جماعت میں سب سے خوبصورت کتاب کاغذ' پرنٹ' جلد اور فلیپ کی خوبصورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپنے والی کتاب کا اعزاز شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے حصہ میں آیا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 راکتوبر 1995ء)

سب سے آخر میں حسین ترین بات کہ پیارے حضور نے کتب ملنے پر خاکسار کو کلام طاہر کا تحفہ بھیجا اور اس پر دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

"عزیزہ امتہ الباری ناصر سلمہا اللہ' یہ پہلا نسخہ ہے جو کسی کو پرخلوص دعاؤں کے ساتھ بھجوا رہا ہوں ظاہر ہے آپ کا حق فائق ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔

دستخط حضور

(25-7-95 لنڈن)

☆☆☆☆

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

مولانا نسیم سیفی صاحب نے الفضل 22 راگست 1995ء کے شمارے میں ایک دلچسپ قطعہ شائع کیا

سلیمہ میر و باری کو تہ دل سے مبارک ہو
بہت شایان شان آیا کلام حضرت طاہر
کچھ ایسی دیدہ زیب اس کی کتابت و طباعت ہے
کہ از خود ہو گیا مفہوم اس کا ظاہر و باہر

خاکسار نے جواباً لکھا:۔

کلام حضرت طاہر کی خدمت اک سعادت ہے
اسے فضل خداوندی کا سارا سلسلہ کہہ دوں
یہ سب اللہ کا احسان ہے اس کی عنایت ہے
لگی ہے مجھ کو اک درویش کے دل کی دعا کہہ دوں
سلیمہ میر و باری تو ہیں اک تنظیم کا حصہ
ہیں سب لجنہ کراچی کی طرف سے شکریہ کہہ دوں

(الفضل انٹرنیشنل۔ 11 جنوری 2002ء)

نظم نمبر 3:

متلاطم عرفان کا قلزم: صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے یہ مصرع یوں تھا:

"بہہ نکلا عرفان کا قلزم۔ صلی اللہ علیہ وسلم"

حضور نے اس کو درست فرمایا۔ سوچ کی گہرائی کا اندازہ کیجئے۔ درست کرنے کی وجہ اور مضمون سے وفا کا اندازہ لگایئے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی ان جگہوں میں سے ایک ہے جس کو میں نے پہلے ہی نشان لگا رکھا تھا کہ وقت ملا تو ٹھیک کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی تجویز "موج میں تھا عرفان کا قلزم' بہہ نکلا عرفان کا قلزم' سے بہت بہتر ہے۔ مگر پہلے جو مضمون بیان ہوا ہے اس کے ساتھ 'موج میں تھا...........' مطابقت نہیں رکھتا۔ 'موج میں تھا' کا مضمون ایک ساکت جامد حالت کو پیش کر رہا ہے۔ لیکن پہلی طرز بیان تقاضا کرتی ہے کہ ایک چیز سے دوسری چیز ہو گئی کی طرز پر اس میں کچھ ہو جانے یا کسی تبدیلی کا ذکر پایا جانا چاہئے۔ جیسے عربی میں اصبح ' ساد وغیرہ کلمات سے ادا کیا جاتا ہے۔ موج میں ہو گیا کا انداز ہونا چاہئے تھا یا پھر فعل کا استعمال کلیۃً ختم کر کے اس مصرع کو صفت موصوف کی ترکیب میں پڑھا جائے تو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ اسی مجبوری کی وجہ سے میں نے 'موج میں تھا.....' کی بجائے 'بہہ نکلا' کے الفاظ میں مضمون بیان کرنے کی کوشش کی لیکن دل میں یہ کھٹک تھی کہ بہہ نکلا.......... قلزم کے متعلق کہنا جائز نہیں۔ کیوں نہ اس مصرع کا تعلق پہلے بند کے جاری مضمون سے توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات سے باندھ دیا جائے۔ اس صورت میں یہ مصرع یوں بنے گا:

متلاطم عرفان کا قلزم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح مصرع کا پہلا نصف دوسرے نصف کے ساتھ نسبت توصیفی یا نسبت بدل اختیار کر لیتا ہے۔

(مکتوب 16 رجنوری 1993ء صفحہ 15)

نظم نمبر 4:

"کاش اتر آئیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات"

کا متبادل آپ نے یہ تجویز کیا ہے 'کاش رک جائیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات'۔ یہ تو بڑا خطرناک مشورہ ہے کیونکہ اڑتے ہوئے رکیں گے تو مریں گے گر کر۔ میرا جو تصور ہے وہ تو یہ ہے کہ جس طرح پرندے اترتے ہیں اسی طرح یہ روحانی لمحات نور کے پرندوں کی طرح اتر آئیں۔ آپ نے دو مضامین کو دو مصرعوں میں Repeat کیا ہے یعنی رک جائے اور ٹھہر جائے۔ جب کہ میں نے پہلے مصرع میں اڑتے ہوئے لمحات پرندوں کی طرح اترنے کا مضمون باندھا ہے۔ پرواز میں رک کر دھڑام سے گرنے کی بات نہیں کی۔ میرے تصور پر میرا زیادہ حق ہے۔ براہ کرم اس کے پر نہ باندھیں۔ اس بیچارے کو تسلی سے اڑنے دیں"۔

(مکتوب 15 مئی 1993ء صفحہ 6)

نظم نمبر 13:

'کیا حال تمہارا ہوگا جب شدّاد ملائک آئیں گے'

"آپ نے مسودہ میں شدّاد کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں سورۃ تحریم کی آیت کا جو حوالہ دیا ہے وہ اطلاق نہیں پاتا۔ یہ آیت نہ لکھیں کیونکہ شدّاد پر شِداد کی مثال صادق نہیں آتی۔ اگر اس کا حوالہ دینا ہے تو پھر لکھ دیں کہ اگر چہ آیت میں لفظ شِدَاد ہے لیکن اردو میں یہی معنی لفظ شدّاد سے ادا ہوتا ہے۔ شدّاد قوم عاد کے اس بادشاہ کا نام ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور شعر کہتے وقت یہی میرے پیش نظر تھا۔ دوسرے لغوی لحاظ سے اس آیت میں جو لفظ شداد ہے وہ 'شدید' کی جمع ہے۔ شدید کی جمع کی دوسری مثال قرآن کریم میں 'اَشِدّاء' بھی آئی ہے جب کہ میں نے لفظ شدّاد استعمال کیا ہے جو کہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس لئے اگرچہ معنوی طور پر یہاں بھی مراد وہی ہے لیکن بہتر ہے کہ آپ قرآن کریم کا حوالہ دینے کی بجائے لغت کا حوالہ دیں کہ یہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بہت زیادہ سختی کرنے والا۔ یہ قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام بھی ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ لغت کے حوالے سے بس یہ نوٹ دے دیں"

(مکتوب 15 مئی 1993ء صفحہ 11,10)

اے میرے سانسوں میں بسنے والو

"آپ نے 'میری سانسوں' تجویز کیا ہے۔ ہم نے تو سانس کا لفظ ہمیشہ مذکر ہی استعمال کیا ہے اور بالعموم اس کا مذکر استعمال ہی سنا ہے۔ آپ کی اس تجویز پر میں نے لغت بھی چیک کی ہے اس میں اس کا استعمال مذکر اور مونث دونوں طرح سے آیا ہے۔ جامع اللغات میں لکھا ہے' سانس اندر کا اندر باہر کا باہر' 'سانس پورے کرتا ہے'۔ 'سانس کا روگ' وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال اگر یہ مونث استعمال ہو سکتا ہے اور شاید لکھنوی زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں کے تابع وہاں مونث کا استعمال رائج ہو لیکن میں نے گھر میں اسے کبھی مونث نہ استعمال کیا، نہ سنا۔ لغت بھی اس کے استعمال سے مانع نہیں اس لئے اسی طرح رہنے دیں"

(مکتوب 16 جنوری 1993ء صفحہ 21)

نظم نمبر 22:

جو روتے روتے مند گئیں آنکھیں
گھل گھل کر جو چراغ بجھے

اس مصرع کے بارہ میں آپ کا مشورہ درست ہے اور 'جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر' زیادہ بہتر ہے لیکن پھر اس سے اگلے مصرع کا پہلا جزو........ 'آں' پر ختم ہو اور دوسرا حصہ اس طرح شروع ہو........ 'کہیں گھل گھل کر جو چراغ بجھے'، تو پھر وزن درست رہتا ہے۔ اگرچہ یہ سقم ہے۔ اس لئے اگر اسے بدلنا ہے تو پھر اس سے اگلے حصہ مصرع کو بھی وزن کی درستی کے لئے بدلنا پڑے گا اور اس میں 'وہ' یا 'یوں' یا 'اور' زائد ڈالنا پڑے گا۔ آپ کے مجوزہ متبادل میں پہلا تو مکمل ہے۔ لیکن دوسرے میں جوڑنے کے لئے جو لفظ چاہئے وہ غائب ہے مثلاً، یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے، کر دیا جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ پڑھنے کے انداز کے فرق سے جو سقم سا پیدا ہوتا ہے اس کی مثالیں قادر الکلام شعراء کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں جو مکروہ نہیں سمجھی جاتیں۔ اس لئے وزن ٹھیک رکھنے کی خاطر اگر نصف مصرع کا کچھ آخری ٹکڑا دوسرے نصف مصرع کو شروع میں مستعار بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ بہر حال اس مصرع کی شکل دو طرح بن سکتی ہے پہلی تجویز میں 'یوں' اگر زائد لگتا ہے تو اسے 'اور' کر لیں

جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر
یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے

باقی صفحہ 6 پر

شان قرآن پاک

قرآن وہ کتاب ہے جس کا نہیں جواب
اس کی تجلیات سے اٹھتے ہیں سب حجاب

ہے نغمگی رچی ہوئی الفاظ میں اگر
معنوں میں اس کے مضطرب آہنگِ انقلاب

ہاں چھیڑتا ہے فطرتِ انساں کا ساز یہ
ہر آنکھ پر ہے کھولتا ہستی کا راز یہ

کیا دیکھے کوئی روشنی ام الکتاب کی
کہ جس میں آب و تاب ہے صد آفتاب کی

ہستی کے کارواں کو ہے بانگ رحیل یہ
توصیف کیا کرے کوئی حق کے رباب کی

آیا ہے آسماں سے یہ پیغام زندگی
نوع بشر کے واسطے ہے جام زندگی

اس کے نکات نو بہ نو کھلتے ہیں ہر زماں
ابلغ سطور اس کی ہیں مانند کہکشاں

سوتے ہیں اس سے پھوٹتے تازہ علوم کے
ایمان و معرفت کا ہے یہ چشمۂ رواں

قرآں محیط لاجرم سارے علوم پر
خورشید حاوی جس طرح ماہ و نجوم پر

اہل عرب کو ناز تھا اپنی زبان پر
جاں تک لڑا وہ دیتے تھے زور بیان پر

اک امتیازی شان تھی ان کے کلام میں
چھائے ہوئے تھے نطق سے سارے جہان پر

سوز کلام حق سے وہ ایسے بھسم ہوئے
غیروں کو کہتے تھے "عجم" وہ خود "عجم" ہوئے

یوں کھینچتا ہے نقشہ یہ غیب و حضور کا
جس میں نہیں ہے شائبہ عیب و قصور کا

"بالغیب" سے پہنچاتا ہے "حق الیقیں" تک
اعجاز کم نہیں ہے یہ قرآں کے نور کا

مضطر اگر یہ کہتا ہے میرے مجیب سن!
اس کی صدا بھی آتی ہے "انی قریب" سن!

تکمیل دین حق یہی، بنیاد بھی یہی
آئندہ دور کا مگر مناد بھی یہی

ہیبت زدہ دجال ہے گر اس کے سامنے
یاجوج اور ماجوج کا صیاد بھی یہی

تجدید دین حق کا سب ساماں اسی میں ہے
نوع بشر کے درد کا درماں اسی میں ہے

اترا یہ نور، نور پر مبدائے نور سے
ہے نسبتِ اولیٰ جسے جلوۂ طُور سے

وہ طُور کی تجلی بھی مدغم اسی میں ہے
کہ چاند کچھ جدا نہیں سورج کے نور سے

یہ آفتاب ہے صراطِ مستقیم کا
یہ جلوۂ عظیم ہے رب کریم کا

عبدالسلام اسلام

عبدالحلیم سحر صاحب

25ویں چیمپینز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ 2003ء

ہاکی کا کھیل خوبصورت اور تیز کھیل ہے۔ اس میں مہارت کے ساتھ ساتھ جسمانی فٹنس بہت اہمیت رکھتی ہے جب سے ہاکی اسٹروٹرف (مصنوعی گھاس) پر کھیلی جانے لگی ہے تب سے جسمانی چستی اور اسٹیمنا بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ پاکستان جو ماضی میں ہاکی کی دنیا میں ایک مقام رکھتا تھا آہستہ آہستہ اس کھیل میں زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ عرصہ سے ہاکی کے کھیل کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینی شروع کی گئی ہے۔ جس سے امید پیدا ہو گئی ہے کہ پاکستان اس میدان میں پھر سے کھویا ہوا مقام حاصل کرلے گا اس کی مثال ہالینڈ کے شہر ایمسٹلوین میں کھیلی جانے والی 25ویں چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان کی اچھی کارکردگی ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستانی کھلاڑیوں نے آج سے کئی سال پہلے کھیلی جانے والی بہترین ہاکی کی یاد تازہ کر دی۔ چھوٹے چھوٹے پاس ڈاجنگ اور تال میل کے ساتھ مدمقابل ٹیم کے گول پر اٹیک کرنا۔ یہ طریق کار ایشیائی کھیل کی جان ہے۔ یورپین ٹیمیں ایشیائی ہاکی سے خوف زدہ رہی ہیں۔

25ویں چیمپئنز ٹرافی کا افتتاحی میچ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا۔ جو کہ ایک نہایت دلچسپ اور سنسنی خیز مقابلے کے بعد چار چار گول سے برابر ہو گیا اس میچ کی اٹھان سے پاکستان کی ٹیم کی آئندہ پرفارمنس کا اندازہ ہو گیا تھا۔ پاکستان 3-4 سے یہ میچ جیت رہا تھا لیکن کھیل کے آخری سیکنڈز میں آسٹریلیا کو ایک پنلٹی کارنر ملا جس پر پاکستان کے خلاف گول ہو گیا۔

اس کے بعد پاکستان اور ہالینڈ کے درمیان میچ کھیلا گیا جو کہ دو دو گول سے برابر رہا۔ پاکستان کی طرف سے سہیل عباس اور کاشف جواد نے ایک ایک گول کیا۔ دوسرے ہاف میں دونوں ٹیموں نے دفاع پر زیادہ توجہ دی۔ یہ دو حریفوں کے درمیان کانٹے دار میچ تھا۔ اُدھر ایک اور میچ میں آسٹریلیا نے بھارت کو 4 کے مقابلے میں ایک گول سے شکست دی۔ آسٹریلیا کے گرانٹ شوبرٹ نے تین گول کئے۔

ٹورنامنٹ کے دوران ایک اور سنسنی خیز میچ پاکستان اور ارجنٹائن کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں دونوں طرف سے زبردست کھیل پیش کیا گیا پاکستان نے 5-6 سے ارجنٹائن کو ہرایا اس میچ میں پاکستان کو شروع سے 0-4 سے برتری حاصل تھی لیکن بعد میں ارجنٹائن 5-5 سے برابر کر گیا۔ جس کے بعد 69ویں منٹ میں ریحان بٹ نے خوبصورت گول کر کے 5-6 سے پاکستان کو برتری دلا دی۔ پاکستان کی فارورڈ لائن کا کھیل نہایت عمدہ رہا۔ خاص طور پر محمد شبیر نے ایشیائی طرز ہاکی کی یاد تازہ کر دی اس کی ڈربلنگ اور ڈاجنگ قابل دید تھی۔ اس نے تمام مخالف ٹیموں کے دفاع کو بے بس کر دیا۔ لیکن پاکستانی دفاعی لائن کمزور رہی اگر اس فیلڈ میں دفاع کو مضبوط کر لیا جائے تو پاکستان کی ٹیم ہر عالمی لیول کا ٹورنامنٹ جیتنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ادھر ایک اور میچ میں ہالینڈ نے آسٹریلیا کو 3-5 سے شکست دی جب کہ بھارت نے جرمنی کو 2-3 سے ہرایا۔ اسی طرح جرمنی ارجنٹائن سے 1-3 سے ہار کر ٹورنامنٹ سے باہر ہو گیا۔ جرمنی نے اس ٹورنامنٹ میں دوسرے درجے کی ٹیم بھیجی۔ ایک دلچسپ میچ ہالینڈ اور بھارت کے درمیان ہوا۔ بھارت نے پہلے ہاف میں بہترین کھیل پیش کیا اور 63ویں منٹ تک 0-3 سے جیت رہا تھا۔ لیکن ہالینڈ کی ٹیم نے چھ منٹ کے اندر اندر 4 گول سکور کر دیئے اور چیمپئن ہونے کا ثبوت دیا اور انڈیا کو 3-4 سے شکست دی۔

پاکستان کی ٹیم نے بھارت سے 4-7 سے ہار کر فائنل کھیلنے کا موقع ضائع کر دیا۔ حالانکہ بھارت جیت کر بھی فائنل کے لئے کوالیفائی نہ کر سکا۔ جبکہ اگر پاکستان جیت جاتا تو فائنل میچ کھیلنا تھا۔ بھارت کے خلاف دفاع بہت کمزور رہا اس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ دفاعی لائن ڈی کے باہر ہی مخالف ٹیم کے اٹیک کو روکے ورنہ ڈی کے اندر داخل ہونے والے کھلاڑیوں کو روکنا مشکل ہوتا ہے اور گول کرنے کے چانسز زیادہ ہو جاتے ہیں۔

1982ء میں پاکستان نے بھارت کو 1-7 سے شکست دی تھی یہ ریکارڈ انڈیا نے 2003ء میں برابر کر دیا۔ پاکستان اور بھارت کے لئے یہ ٹورنامنٹ ری پلے ثابت ہوا۔ پچھلے سال جرمنی میں چیمپئنز ٹرافی ٹورنامنٹ ہوا۔ اس میں انڈیا نے لیگ میچ میں پاکستان کو ہرایا تھا لیکن پاکستان نے تیسری پوزیشن کے مقابلے میں انڈیا کو ہرا دیا تھا اور وکٹری سٹینڈ تک پہنچ گیا تھا۔

پاکستان اور بھارت کی ٹیموں کا اگلا ٹکراؤ ایشیائی کپ میں ہو گا جو 23 ستمبر سے 28 ستمبر 2003ء ملائیشیا میں ہو گا۔ اس ٹورنامنٹ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے پاکستان کو اپنی دفاعی لائن مضبوط کرنا ہو گی۔ دفاعی لائن کی کمزوری کی وجہ سے پاکستان کو موجودہ چیمپئن ٹرافی میں 20 گول ہوئے۔ فارورڈ نے اپنا بہترین کھیل پیش کیا۔

ارجنٹائن کے جارج لومبی 10 گول کے ساتھ ٹورنامنٹ میں ٹاپ سکورر رہے۔ اس ٹورنامنٹ کی خاص بات سہیل عباس نے اپنے 200 انٹرنیشنل گول مکمل کئے۔ سہیل عباس پنلٹی کارنر پر اچھا سکور کر رہے ہیں لیکن ان کا متبادل کھلاڑی بھی تیار کرنا ہو گا۔ کیونکہ کھیل میں کسی وقت بھی اپ سیٹ ہو سکتا ہے۔ کھلاڑی کو چوٹ لگ سکتی ہے۔

ہالینڈ نے فائنل میں آسٹریلیا کو 2-4 سے شکست دے کر اپنے اعزاز کا کامیاب دفاع کیا۔ اس طرح ہالینڈ نے سات مرتبہ یہ اعزاز حاصل کر کے آسٹریلیا کا ریکارڈ برابر کر دیا۔ جبکہ جرمنی جس نے آٹھ مرتبہ یہ ٹرافی جیتی ہے اور یہ ریکارڈ قائم کیا نے اس ٹورنامنٹ میں مایوس کن کھیل پیش کیا۔ اور آخری پوزیشن حاصل کی اور آئندہ ہونے والی چیمپئنز ٹرافی سے باہر ہو گیا۔

اس ٹورنامنٹ کے کھیل اور رزلٹ کو دیکھتے ہوئے یہ امید ہو چلی ہے کہ پاکستان ہاکی کا مستقبل روشن ہے۔ اس سلسلہ میں اچھے کھلاڑی پیدا کرنے کے لئے سکول لیول اور ضلعی لیول پر ہاکی کو فروغ دینا ہو گا۔ اللہ کے فضل سے ملک میں اس کھیل کا بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے۔ صرف اور صرف اسے آگے آنے اور چمکانے کی ضرورت ہے۔ دوسرا اس کھیل کو زیادہ مقبول بنانے کے لئے سپانسر بھی کرنا چاہئے تاکہ کھلاڑیوں میں شوق اور جذبہ پیدا ہو۔ ایک اہم چیز مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر ٹورنامنٹ کو ٹارگٹ رکھ کر تیاری کرنی ہو گی۔ یہ نہ ہو کہ ایک ٹورنامنٹ ہار کر یہ سوچ پیدا ہو کہ ورلڈ کپ کی تیاری تھی یا اولمپکس کی۔ اس طرح کھلاڑیوں کا مورال گرتا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ چیز ڈالنی چاہئے کہ ہر مقابلہ ان کیلئے جیتنے کا ٹارگٹ ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35149 میں شبیر احمد ولد نذیر احمد قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4245 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شبیر احمد ولد نذیر احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد عارف ولد رشید احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد ولد محمد شفیع کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35150 میں شیخ عروشہ خلیل بنت شیخ محمد خلیل قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شیخ عروشہ خلیل بنت شیخ محمد خلیل سکھیکی منڈی گواہ شد نمبر 1 اطہر حفیظ وصیت نمبر 30665 گواہ شد نمبر 2 شیخ خلیل احمد والد موصیہ

مسل نمبر 35151 میں صبیحہ منیرہ بنت منیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/4300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صبیحہ منیرہ بنت منیر احمد دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان وصیت نمبر 17545 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد شاہ

بقیہ صفحہ 4

جو بند گئیں آنکھیں روتے روتے
کھل کھل کر جو چراغ بجھے

مجھے تو پہلی تجویز 'یوں' کی بجائے 'او' کے ساتھ اچھی لگ رہی ہے۔ آپ کو جو پسند ہو وہ رکھ لیں۔

(مکتوب 15 مئی 1993ء صفحہ 1)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم آدم خان صاحب کی وفات

مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم آدم خان صاحب سابق امیر ضلع مردان صوبہ سرحد مورخہ 30۔ اگست 2003ء کو بوقت 3:30 بجے سہ پہر رستم خیل مردان میں وفات پا گئے ہیں۔ مکرم انجینئر ارشاد احمد خان صاحب امیر ضلع پشاور نے مردان میں جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ 31۔ اگست 2003ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ محترم آدم خان صاحب نے جوانی میں احمدیت قبول کر لی تھی۔ 27 سال تک امیر جماعت مردان رہے۔

1986ء میں دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم کشور خان صاحب حال امریکہ امیر ضلع مردان رہ چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم قیصر خان صاحب اور مکرم خورشید یوسف صاحب مردان میں رہائش پذیر ہیں۔ مکرم حاجی نعیم احمد صاحب امیر جماعت مردان آپ کے بڑے داماد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

نکاح

مورخہ 13۔ اگست 2003ء بروز بدھ بعد نماز عصر بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب ابن مکرم لطیف احمد صدیقی صاحب مرحوم دارالنصر غربی منعم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عطیۃ الحی صاحبہ بنت مرید احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی حلقہ نور بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم فل کیلئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارماسیوٹکس، فارما سیوٹیکل کیمسٹری، فارما کالوجی، فارما کاگنوسی، داخلہ فارم 15 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 2 ستمبر۔

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور نے بیچلرز آف آرکیٹکچر، بیچلرز آف فائن آرٹس، بیچلرز آف ڈیزائن، بیچلرز آف موزیکالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 ستمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 2 ستمبر۔

HEJ ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل Ph.D آرگینک کیمسٹری، بائیو کیمسٹری، فوڈ کیمسٹری، انوارمنٹل کیمسٹری، پلانٹ بائیوٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 30 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 2 ستمبر۔

گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز سوگودھا نے B.Ed میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 2 ستمبر۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج وحدت کالونی لاہور نے ایم اے اردو، انگریزی، نفسیات میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 2 ستمبر۔

(نظارت تعلیم)

کامیابی

مکرم بلال احمد صاحب ولد مکرم راجہ حنیف احمد صاحب P.I.A اسلام آباد نے A لیول میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 مضامین میں سے 3 یعنی کیمسٹری، میتھ، فزکس میں "A" حاصل کیا ہے قبل ازیں O لیول میں بھی 7 میں سے 5 As حاصل کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ طالب علم کو دین و دنیا میں ترقی اور آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین راجہ بلال احمد مکرم راجہ بشیر احمد صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم طارق سہیل صاحب بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

امراء، مربیان، معلمین، صدران و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں اقوام متحدہ کا کردار امریکی صدر بش نے عراق میں اقوام متحدہ کو کردار دینے کیلئے مسودہ قرارداد پر دستخط کر دیئے ہیں۔ امریکی کانگرس کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بغداد میں امریکی فوج کی تعداد میں کمی کی جائے گی۔ فوج میں کمی کا پروگرام فورس پر بڑھتے ہوئے حملوں کے پیش نظر بنایا گیا ہے۔ پینٹاگون عراق میں طویل عرصہ تک 38 ہزار سے 64 ہزار تک فوج رکھ سکتا ہے بش انتظامیہ نے عراق میں کثیر القومی فوج کی تعیناتی کیلئے اقوام متحدہ کی حمایت حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ نئی قرارداد کے مسودہ میں یو این او کو زیادہ اختیارات دیئے گئے ہیں۔

ایٹمی دھماکوں پر پابندی کا معاہدہ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ امریکہ، بھارت، چین اور پاکستان ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے معاہدے کی تصدیق کریں۔ سی ٹی بی ٹی کے ذریعہ ایٹمی دھماکوں پر پابندی عالمی سلامتی کے ایجنڈے کا اہم حصہ ہے 50 سال کے دوران 2 ہزار سے زائد ایٹمی دھماکے کئے جا چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن کے سربراہ محمد البرادی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 44 ممالک نے تاحال اس معاہدے کی تصدیق نہیں کی۔ دنیا میں ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے سی ٹی بی ٹی نہایت اہم ہے۔

ایران میں برطانوی سفارتخانہ بند برطانیہ نے ایران کے دارالحکومت، تہران میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ سفارتخانے پر فائرنگ کے واقعہ کے بعد کیا گیا۔ سفارتخانے کے ترجمان نے بتایا کہ نامعلوم افراد نے سفارتخانہ پر پانچ گولیاں فائر کیں۔ جس سے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے تاہم کوئی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا۔

ایران نے اپنا سفیر بلا لیا سابق ایرانی سفیر ہادی سلیمان پوری کی لندن میں گرفتاری کے باعث ایران اور برطانیہ کے درمیان پیدا ہونے والے سفارتی تنازعے کے بعد ایران نے برطانیہ سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف تعاون روس اور سعودی عرب دہشت گردی پر قابو پانے کیلئے مل کر کام کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ عراق اور مشرق وسطیٰ کے تنازعات کا حل تلاش کرنے کیلئے سعودی قیادت سے مشورہ کرتے رہیں گے۔

آئیوری کوسٹ کے صدر کو قتل کرنے کی سازش آئیوری کوسٹ حکام نے ملک کے صدر لارنٹ باگبو اور ان کی بیوی سمیت متعدد اہم شخصیات کو قتل کرنے کی سازش ناکام بنا دی ہے۔ سازش میں ملوث 2 جرنیلوں سمیت 18 کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ افراد راکٹوں کے ذریعے حملہ کر کے صدر اور دیگر اہم شخصیات کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

روس کے انتخابات روس میں پارلیمانی انتخابات سات دسمبر کو ہونگے۔

لیبیا نے لبنان سے تعلقات توڑ لئے لیبیا نے لبنان سے سفارتی تعلقات منقطع کئے ہیں اور بیروت میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ صدر قذافی پر لبنانی مذہبی رہنما کے قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ 1978ء میں افریقی ممالک کے دورہ پر گئے اور لیبیا پہنچنے کے بعد لاپتہ ہو گئے۔ لیبیا کا موقف ہے کہ امام موسیٰ اٹلی چلے گئے تھے۔

مشرق وسطیٰ کا امن روڈ میپ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیل کے تازہ حملوں کے باعث مشرق وسطیٰ کا امن روڈ میپ مردہ ہو گیا ہے۔ اسرائیل معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے، فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی طرف سے حالیہ حملے ناقابل معافی ہیں۔ ادھر اسرائیلی کابینہ نے عرفات کو جلاوطن کرنے کی حمایت کر دی ہے جبکہ فوج نے مخالفت کی ہے جس کا کہنا ہے کہ فلسطینی صدر کی ملک بدری سے اسرائیلیوں پر حملے بڑھ جائیں گے۔

روس میں بم دھماکے روس میں مسافر ٹرین میں دو بم دھماکے ہوئے۔ 7۔ افراد ہلاک اور 20 شدید زخمی ہو گئے۔

کشتی ڈوبنے سے 50 ہلاک بھارتی ریاست بہار میں کشتی ڈوبنے سے 50۔ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 25 کو بچا لیا گیا۔ کشتی پر گنجائش سے زیادہ مسافر سوار تھے۔ مرنے والوں میں 10 خواتین شامل تھیں۔

ایٹمی صلاحیت شمالی کورین پارلیمنٹ نے ایٹمی صلاحیت بڑھانے کے حکومتی فیصلے کی حمایت کر دی ہے اور کہا ہے کہ پیانگ یانگ کے پاس ایٹمی پروگرام آگے بڑھانے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔

استعفیٰ کی دھمکی فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس نے مزید اختیارات نہ ملنے پر استعفیٰ کی دھمکی دے دی ہے وہ قانون ساز اسمبلی میں اپنی حکومت کے 100 روز مکمل ہونے پر رپورٹ پیش کرینگے اور مزید اختیارات کا مطالبہ کرینگے۔ 11 ہزار فلسطینی ورکروں اور دکانداروں کو غزہ پٹی سے اسرائیل جانے کی اجازت مل گئی ہے بس بم دھماکے کے بعد اسرائیل نے پابندی لگا رکھی تھی۔

نئی عراقی کابینہ نے حلف اٹھا لیا بغداد میں عراق کی عبوری کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے اس طرح صدام کے بعد پہلی بار عراق میں حکومت کا قیام عمل میں آیا ہے کابینہ میں 24 مرد اور ایک خاتون وزیر لئے گئے ہیں کابینہ آئندہ انتخابات تک کام کرے گی۔

اسرائیل کے لبنان پر حملے اسرائیلی طیاروں نے لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کئے ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	5۔ستمبر	زوال آفتاب	12-07
جمعہ	5۔ستمبر	غروب آفتاب	6-30
ہفتہ	6۔ستمبر	طلوع فجر	4-21
ہفتہ	6۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-44

ایٹمی پروگرام اپ گریڈ کیا جائے گا

صدر جنرل مشرف کی صدارت میں ہونے والے نیشنل کمانڈ اتھارٹی کے اجلاس میں ملکی دفاع اور سلامتی کے بارے میں کئی اہم فیصلوں کی منظوری دی گئی۔ اس موقع پر جنرل مشرف نے اس بات کو مکمل طور پر مسترد کر دیا کہ پاکستان ایٹمی پروگرام کو منجمد کر رہا ہے انہوں نے کہا قومی سلامتی کے تحفظ اور استحکام کیلئے ایٹمی پروگرام کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔ اجلاس کے بعد جاری کئے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ ایٹمی پروگرام رول بیک کیا جا رہا ہے اور نہ ہی منجمد، اس بارے میں باتیں مکمل طور پر غلط اور پرانی ہو چکی ہے۔ ایٹمی پروگرام کو کوالٹی کے اعتبار سے مزید بہتر بنا کر ملکی دفاع کو زیادہ مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی اس مذموم مہم کی شدید مذمت کی جس میں پاکستان پر ایران کے ایٹمی پروگرام کی معاونت کرنے کے الزامات لگائے جاتے رہے ہیں۔

پاکستان کے تعاون سے بنائے گئے لڑاکا طیارے کی چین میں کامیاب پرواز

پاکستان اور چین کے اشتراک سے تیار کئے گئے لڑاکا طیارے جے ایف 17 کی پہلی باقاعدہ آزمائشی پرواز کامیاب رہی۔ یہ آزمائشی پرواز چین کے صوبے سی شوان میں کی گئی۔ 8 منٹ کی پہلی پرواز کے دوران دو ماڈل میزائل بھی جے ایف 17 کے پروں کے نیچے نصب تھے۔ اس فائٹر جہاز میں جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے اور یہ ایف 16 سے بہتر طیارہ ہے۔ فائٹر طیارے کی محدود پیمانے پر تیاری اگلے سال جون میں شروع ہو گی۔ جبکہ پروڈکشن کا کام جنوری 2006ء میں شروع ہو گا۔ پاکستان نے اس مشترکہ منصوبے پر 75 ملین ڈالر خرچ کئے ہیں۔ اس تقریب میں شرکت کیلئے پاکستان ائر فورس کے سربراہ ائر مارشل کلیم سعادت ایک فوجی وفد کے ہمراہ بیجنگ پہنچے تھے۔

اسامہ کے گرد گھیرا تنگ ہو چکا ہے

وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے بارے میں کچھ علم نہیں اگر کسی غیر ملکی ادارے یا ایجنسی کو پاکستان میں اسامہ کی موجودگی کا علم ہے تو ہمیں ثبوت فراہم کرے ہم اس کی گرفتاری کی ہر ممکن کوشش کریں گے تاہم فی الحال اسامہ بن لادن کی گرفتاری بارے کوئی حتمی وقت نہیں دیا جا سکتا۔ کراچی کے واقعات میں لوگوں کی مقامی دشمنی کا عنصر شامل ہے۔ مزید تحقیقات کی جاری ہیں۔

جمالی اور شجاعت دونوں مشرف کیلئے کام کر رہے ہیں

وفاقی وزیر اطلاعات نے وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی اور چودھری شجاعت حسین میں اختلافات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ دونوں صدر مشرف کے لئے ہی کام کر رہے ہیں۔ حکومت کے خلاف تحریک چلانے کی دھمکیاں دینے والوں کا کام ہی دھرنے اور گھیراؤ جلاؤ اور انتشار ہے۔ یہ سب جی ایچ کیو کے گیٹ نمبر 4 سے داخل ہونے والے ہیں لیکن اب ان پر یہ گیٹ بند ہو چکا ہے۔

ایل ایف او آئین کا حصہ بن چکا ہے

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس افتخار حسین چودھری نے کہا ہے کہ آئین کا تحفظ اور دفاع کرنا عدلیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ ہائی کورٹ کے 8 ججوں نے بھی آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہے اس لئے عدلیہ آئین کے تحفظ کے تمام تقاضے بروئے کار لائے گی۔ اور آئین کی پاسداری کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہائی کورٹ کے 8 نئے ججوں کی حلف برداری کی تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت میں کیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ایل ایف او بھی آئین کا حصہ بن چکا ہے اس لئے یہ بات بے معنی ہے کہ ایل ایف او کی موجودگی میں آئین کا تحفظ کیسے کیا جائے۔

پاکستان میں بجلی کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں

عالمی بینک نے کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت پاور سیکٹر میں طے شدہ اصلاحات میں ناکام ہو گئی ہے جس کی وجہ سے عالمی بینک اس کو 35 کروڑ ڈالر کا قرض جاری نہیں کر سکا اور واپڈا اور کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے خسارے ملک کے عوام کو تعلیم، صحت اور دیگر سماجی خدمات سے محرومی کا بڑا سبب بن گئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار بینک کی کنٹری کوآرڈینیٹر ماریہ پیگاتو کی قیادت میں لاہور میں آئے ہوئے وفد نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں بجلی کی آسمان سے باتیں کرتی ہوئی قیمتیں صنعتی اعتبار سے نقصان دہ ہیں۔ عالمی منڈی میں پاکستانی مصنوعات مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ واپڈا کو دی جانے والی سبسڈی سے سماجی سیکٹر پر برا اثر پڑا ہے۔

کمپنیاں دواؤں کی من مانی قیمتیں وصول کر رہی ہیں

وفاقی حکومت کی ہدایت کے مطابق ملکی اور ملٹی نیشنل ادویات ساز کمپنیوں نے تا حال ادویات کی قیمتوں میں بالکل کمی نہیں کی ہے۔ جبکہ عوامی حلقوں نے ملٹی نیشنل ادویات ساز کمپنیوں کی اجارہ داری، بعض ڈاکٹروں کے کمیشن اور دکانداروں کے ناجائز منافع کی وجہ سے دواؤں کی قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہونے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

عوام کو بنکوں سے وسائل فراہم کئے جائینگے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ عوام کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ہاؤسنگ کے بہت بڑے منصوبے پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اور بینک فنانسنگ کے ذریعے گھر تعمیر کرنے کیلئے بینکوں سے وسائل فراہم کئے جائیں گے۔ ہاؤسنگ کے شعبے کے استحکام سے سیمنٹ، تیل اور دیگر صنعتی اداروں کی ترقی بھی ممکن ہوگی۔ جس سے قومی معیشت مضبوط ہوگی اور عوام کو روزگار ملے گا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649، رہائش 213649

مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
انٹرنیٹ کیفے Don Valley
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
ایڈریس انیس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ

اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
ملان آئس کریم اینڈ کباب شاپ
گولبازار ربوہ۔ فون: 213214

ربوہ میں پلاٹ کی ضرورت
حدود کمیٹی ربوہ میں ایک سے چار کنال تک کے پلاٹ کی ضرورت ہے۔
جو احباب فوری طور پر اپنا پلاٹ فروخت کرنا چاہیں وہ رابطہ کریں (ڈیلر حضرات زحمت نہ کریں)
ماجد احمد خان
فون: 04524-213342-213351
فیکس: 04524-214481
موبائل 0320-4892381
ای میل: majidak@msn.com

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس شاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کارڈ بچی ٹیبل ڈیزائن۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29